سلسلۂ شاہ ولی اللہؒ کی خدمتِ حدیث

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی مدظلہم، شیخ الحدیث مدرسہ اشرف العلوم ٹنڈو الہ یار

گذشتہ سے پیوستہ

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی ف ۱۲۲۵ھ شاہ ولی اللہ کے تلامذہ میں قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو اس زمانے کے علماء نے بیہقیٔ وقت کا خطاب دیا ہے حفظ احادیث اور وسعتِ نظر میں آپ کا پایہ بہت بلند ہے۔ جس پر آپ کی تفسیر مظہری شاہد عدل ہے اس تفسیر میں اس کثرت کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا ہے، کہ دیکھنے والے کو مصنف کی وسعتِ نظر پر حیرت ہوتی ہے جملہ احادیث پر محدثانہ اصول سے کلام بھی بڑی خوبی سے کیا گیا ہے جو ان کی شانِ تنقید کو واضح کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب ابھی تک پوری طبع نہیں ہوئی، چند اجزاء طبع ہوئے ہیں۔ اگر پوریؒ طبع ہو جاتی تو جس طرح تفسیر روح المعانی نے اس زمانہ میں اہل عراق کا سر افتخار بلند کر دیا ہے تفسیر مظہری سے اسلامیانِ ہند کی خدمتِ حدیث و تفسیر کا جھنڈا بہت ہی بلند ہو جاتا۔ خدا کرے مسلمانانِ ہند اس طرف توجہ دیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ف ۱۲۳۹ھ آپ اپنے والد ماجد شاہ ولی اللہ کے سچے جانشین، فخر المحدثین، رئیس المفسرین تھے، چراغ ہند آپ کا لقب تھا۔ ہندوستان میں علم حدیث کی ریاست آپ پر ختم تھی۔ طالبین اطراف و اکناف سے حدیث پڑھنے آپ کے پاس آتے تھے، اور فیضیاب ہو کر جاتے تھے، جملہ علوم عربیہ ادبیہ، شرعیہ و عقلیہ میں متبحر تھے بستان المحدثین علم حدیث میں آپ کی وسعت نظر پر شاہد عدل ہے ملفوظاتِ عزیزیہ سے آپ کی شانِ تحقیق حدیث واضح ہے اُصول حدیث میں عجالۂ نافعہ بھی بہت مفید ہے تفسیر فتح العزیز بے نظیر تفسیر ہوتی اگر تمام طبع ہو جاتی مگر افسوس کہ ناتمام رہ گئی، اس کو دیکھ کر تحقیقات کا ایک سمندر جوش مارتا ہوا نظر آتا۔ آپ کے تلامذہ بے شمار ہیں۔ اور حدیث میں تمام اسانید ہند کا مرجع آپ ہی کی ذات ہے۔

شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی ف ۱۲۶۲ھ آپ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے نواسے اور علم حدیث میں ان کے سچے جانشین ہیں، شاہ عبدالعزیز کے بعد آپ ہی علم حدیث میں مرجع خلائق اور محدث اکبر تھے، مشکوٰۃ کا ترجمہ فارسی میں کیا۔ پھر نواب قطب الدین خاں صاحب نے جو آپ کے اجل تلامذہ سے ہیں، مظاہر حق کے نام سے اردو میں مشکوٰۃ کا ترجمہ کیا۔ جو اہل علم کی نظر میں بہت بلند پایہ رکھتا ہے، معانی حدیث کی تحقیقات متعلقات

ؒ الحمد للہ کہ پوری تفسیر دس جلدوں میں شایع ہو گئی ہے۔ اور ندوۃ المصنفین دہلی سے چھپا سٹھ روپے میں مل سکتی ہے۔ (مدیر)

میں تطبیق بہت خوبی سے کی گئی ہے' شاہ محمد اسحاق صاحب کے تلامذہ نے حواشی صحاح ستہ میں جابجا شاہ صاحب کی تقریریں شرح حدیث کے متعلق نقل کی ہیں' اُن سے شاہ صاحب کی شان تحقیق اچھی طرح روشن ہو جاتی ہے۔ اسی طبقہ میں شاہ ابو سعید مجددی دہلوی مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی' حضرت مجدد ملت سید احمد صاحب شہید بریلوی' شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب بھی سلسلہ ولی اللٰہی کی خدمت حدیث کے درخشاں ستارے ہیں' ان سب حضرات نے اپنے درس و عمل سے ترویج حدیث و اشاعت سنت میں اتنا شغف ظاہر کیا۔ جس سے شاہ ولی اللہ کا سلسلہ حدیث اطراف عالم میں پھیل گیا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی کو ایسے آدمی مل جاتے تو ان کا سلسلہ بھی اچھی طرح پھیل جاتا۔ مگر یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے حضرت سید صاحب بریلوی گو اہل علم کی طرح درس دینے والوں میں نہیں تھے مگر ان کا عمل اور اتباع سنت سراسر درس حدیث تھا۔ ان کے عمل سے لوگوں میں درس حدیث کی روح زندہ ہوتی تھی' جس پر تاریخ شاھد ہے۔

شاہ محمد اسحاق صاحب کے تلامذہ میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں' ایک وہ جو اپنے کو اہل حدیث کہتے اور تقلید ائمہ کا انکار کرتے ہیں' اور خود کو حنفی نہیں کہتے۔ اُن کا خیال یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ کی فیوض الحرمین پر نظر رکھنے والا کبھی تقلید نہیں کر سکتا۔ اس سے کسی کو انکار نہیں کہ شاہ ولی اللہ ہندوستان میں علامہ ابن الہمام کی نظیر تھے یعنی مقلد محقق تھے وہ بعض مسائل میں عام حنفیہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں' مگر اس کا نام ترک تقلید نہیں بلکہ تحقیق فی التقلید ہے کہ وہ تحقیق کے ساتھ تقلید کرتے ہیں' نواب صدیق حسن خاں صاحب امیر جماعت اہل حدیث اپنی کتاب الحطہ صد ۱۷ میں فرماتے ہیں'

ان الشاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی قد بنی	شاہ ولی اللہ محدث دھلوی نے اپنا یہ طریقہ اختیار
طریقتہ علی عرض المجتھدات علی السنۃ	کیا ہے کہ مسائل اجتہادیہ کو قرآن و حدیث پر پیش کرتے
والکتاب وتطبیق الفقہیات بھما فی کل	ہیں' اور مسائل فقہیہ کو ہر باب میں قرآن و حدیث سے مطابقت
باب الی قولہ وھذا کلہ مذھب حنفی الخ	دیتے ہیں ..... اور ان کا یہ تمام تر طریقہ مذہب حنفی ہی ہے۔

مولانا محمد محسن بہاری تیمی نے الیانع الجنی ص ۹ میں شاہ عبدالغنی' شاہ محمد اسحٰق' شاہ عبدالعزیز' شاہ ولی اللہ چاروں کو حنفی المذہب بتایا ہے شاہ ولی اللہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم ان علماء میں ہیں' جو فتاویٰ عالمگیریہ کی تدوین پر مامور تھے شاہ ولی اللہ کے اجل تلامذہ میں سے آپکے جانشین شاہ عبدالعزیز اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی سید مرتضیٰ بلگرامی زبیدی جو تبحر حدیث وغیرہ میں اعلیٰ پایہ رکھتے ہیں' سب حنفی تھے' شاہ عبدالعزیز' شاہ محمد اسحٰق اور ان کے جانشین شاہ عبدالغنی مجددی سب حنفی ہیں' لیکن جس کے اصول و فروع سب حنفی ہوں' اُس کے متعلق یہ کیوں کر باور کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود حنفی نہ تھا۔ درمیان کلام میں اس خاص نکتہ پر اشارہ کرکے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شاہ محمد اسحاق کے تلامذہ میں اُن لوگوں نے بھی جو اپنے کو حنفی نہیں کہتے ہندوستان میں علم حدیث کی خدمت بہت کچھ کی ہے' مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم کا درس حدیث مشہور و معروف ہے صدہا علماء آپ سے فیضیاب ہوئے جن کا سلسلہ ہنوز جاری ہے' نواب صدیق حسن خاں نے مشکوٰۃ پر فصل رابع کا اضافہ فرمایا بلوغ المرام کی متعدد شرحیں لکھیں' الروضۃ الندیہ کی شرح لکھی' عون الباری کے نام سے ادلہ بخاری کی بھی شرح لکھی' کتاب الحطہ علی الصحاح الستہ ابجد العلوم ان کی بے نظیر تالیفات ہیں' انہوں نے کتب نادرہ علم حدیث کی اشاعت بھی خوب کی ہے' علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے سنن ابی داؤد کی شرح

عون المعبود تصنیف کی۔ ان کے بڑے بھائی علامہ ابوالطیب نے غایۃ المقصود بہت ضخیم کئی جلدوں میں تصنیف کی، جو افسوس ہے پوری طبع نہیں ہوئی، اعلام العصر بھی بہت تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ قریب زمانہ میں مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی بڑی قابلیت سے لکھی ہے، یہ بھی سب کی سب سلسلۂ ولی اللہی کی خدمت حدیث میں داخل ہے، ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اُس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ان حضرات کی خدمتِ حدیث پر اجمالی اشارہ کرکے۔ میں سلسلہ ولی اللہی کی دوسری شاخ کی خدمات حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں، جو اپنے کو حنفی کہتے ہیں میری نظر میں بعض وہ لوگ بھی ہیں جن کو علم حدیث کی روشنی سلسلہ ولی اللہی سے پہنچی مگر وہ اپنے آپ کو اس سلسلہ سے الگ رکھنا ہی پسند کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے بھی ان کا تذکرہ پسند نہیں کیا۔

شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلوی رح ف ۱۲۹۶ھ

ابوحنیفۂ عصر بخاریٔ دہر، حجۃ المحدثین شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کے بعد اُن کے جانشین ہوئے اپنے والد شاہ ابوسعید سے حدیث و تفسیر پڑھ کر شاہ اسحٰق صاحب سے حدیث حاصل کی۔ پھر مہاجر مدنی ہوکر شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف پڑھی اور سندِ حدیث حاصل کی۔ سنن امام ابن ماجہ کی شرح بنام انجاح الحاجۃ آپ کی بہترین تالیف ہے۔ جو ابن ماجہ کے حاشیہ پر طبع ہو چکی ہے۔

مولانا شیخ احمد علی محدث سہارنپوری ۱۲۹۷ھ

آپ شاہ محمد اسحاق صاحب کے اجلِ تلامذہ سے ہیں، مکہ مکرمہ میں شاہ صاحب سے کتب حدیث پڑھیں پھر ہندوستان واپس آکر درس حدیث کے لئے مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کی بنیاد ڈالی۔ جو آج تک قائم اور روزافزوں ترقی پر ہے صدہا علماء اس سے فیضیاب ہوکر اطراف عالم میں اشاعت حدیث و قرآن کی خدمت بجا لا رہے ہیں، جن کی تعداد ایک ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے۔ پھر اُن کے تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ کو شمار کیا جائے تو ہزاروں تک نوبت پہنچے گی۔ مولانا احمد علی نے درس حدیث پر ہی کفایت نہیں کی۔ بلکہ مطبع احمدی قائم کرکے کتب حدیث کو باحسن وجہ طبع کرکے خدمتِ حدیث کا حق ادا فرمایا۔ حق بات کو چھپایا نہیں جا سکتا مولانا احمد علی نے صحیح بخاری کو جس خوبی اور خوبصورتی اور صحت کاملہ کے ساتھ طبع فرمایا۔ انصاف یہ ہے کہ آج تک ممالکِ اسلامیہ میں سے بھی کسی ملک نے اُس کا جواب نہیں دیا۔ اور یہ بھی ہندوستان کو فخر ہے کہ صحیح بخاری اور چند کتب حدیث مصر سے پہلے یہاں طبع ہوئی ہیں۔ اور غالباً یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا۔ کہ جس طرح فتح الباری بخاری شریف کی مکمل شروح میں بے نظیر ہے۔ جس پر مصر کو جس قدر بھی ناز ہو بجا ہے۔ اسی طرح مولانا احمد علی کا حاشیہ بخاری شریف مختصر شروح میں بے نظیر ہے جس نے اسلامیان ہند کے سر افتخار کو بہت بلند کر دیا ہے۔ آج تک اختصار کے ساتھ ایسا جامع وزن دار اور پُر مغز حاشیہ کسی نے بھی بخاری شریف پر نہیں لکھا جس کے بعد حل بخاری کے لئے مطولات کی حاجت باقی نہیں رہتی مسئلہ قرأت الامام میں آپ کا رسالہ الدلیل القوی بھی مصنف کی وسعت نظر اور تحقیق علوم حدیثہ کا آئینہ ہے۔

قاری عبدالرحمٰن صاحب محدث پانی پتی

آپ نے فن تجوید کی ہندوستان میں بڑی خدمت انجام دی ہے اس کے ساتھ علم حدیث میں بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ شاہ اسحاق صاحب سے علم حدیث حاصل کیا اور بڑے بڑے علماء کو سندِ حدیث سے سرفراز فرمایا جن میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا حکیم الامۃ تھانوی کا نام لینا کافی ہے اور بھی علماء آپ سے فیضیاب ہوئے (باقی آئندہ)